جناب پروفیسر ریاست علی خاطر صاحب

"محاسبہ"

پورے ملک میں پاکستان کی "گولڈن جوبلی" کی تقریبات کا انعقاد کیا جارہا ہے۔ امسال ہر شاندار تقریب جوبلی سے مُعَنْوَنْ ہے۔ ۱۴ اگست کو جشن آزادی کے نام پر ملک کی بڑی بڑی عمارتوں پر چراغاں کیا جارہا ہے اور ملک کی بے پناہ دولت کو پانی کی طرح بہاکردینے والوں کو یہ تاثر دینے کی کوشش کی جارہی ہے کہ ہم عظیم ہیں، ہم آزاد ہیں، ہم خوشحال ہیں۔

پاکستان کی "گولڈن جوبلی" کے موقع پر تاریخ وتحریک پاکستان کے حوالے سے بے شمار مضامین چھپ رہے ہیں۔ جگہ جگہ تقریریں ہورہی ہیں، گیت مرتب ہورہے ہیں، ترانے لکھے جارہے ہیں اور خوشی کی نئی دھنیں ترتیب دی جارہی ہیں۔ میڈیا کی طاقت سے لوگوں کے ذہنوں میں یہ بات ڈالی جارہی ہے کہ ہم کرہ ارض کی وہ خوش قسمت قوم ہیں، جس نے آزادی کا پورا ثمر پالیا ہے۔ لیکن سوچنے کی بات یہ ہے کہ کیا یہ سب کچھ ایسے ہی ہے جیسے ہمیں دکھائی دے رہا ہے۔ یا پھر کسی بڑے مداری کا کوئی ایسا تماشا ہے۔ جس کی حقیقت کچھ اور ہے او ہمارے سامنے کچھ اور پیش کیا جارہا ہے۔ اس بات کو سمجھنا ہمارے لیے مشکل اس لیے نہیں ہے کہ ہم اس دھرتی کے جیتے جاگتے انسان ہیں۔ ہماری آنکھوں نے ایسے کئی تماشے دیکھے ہیں۔ ہمیں نئے نئے ناموں کے ساتھ فریب دیا گیا اور ہماری چشم تماشا اس فسوں کاری کی عادی ہوچکی ہے۔

آج پاکستان کا ہر باشعور فرد یہ سوچنے پر مجبور ہے کہ کیا ہم نے آزادی حاصل کرلی ہے؟ کیا ہماری آزادی کے پچاس برس گزر چکے ہیں؟ کیا ہم واقعی آزاد ہیں؟ کیا ہم نے آزادی کا مقصد حاصل کرلیا ہے؟ کیا جس سوچ کے تحت ہندوستان کو تقسیم کرکے پاکستان کی تشکیل کی گئی وہ پروان چڑھی ہے؟ کیا تحریک پاکستان میں مسلمانان ہند کے سامنے جس اسلامی معاشرے کے قیام کا نقشہ پیش کیا گیا وہ نقشہ مکمل ہوچکا ہے؟ کیا ہم نے ایک ایسا اسلامی معاشرہ تشکیل دے دیا ہے جس میں ہر شخص کی جان ومال کے ساتھ عزت و آبرو محفوظ ہے؟ کیا ملک سے سرمایہ دارانہ نظام ختم کرکے اسلام کا عادلانہ نظام نافذ ہوچکا ہے؟ کیا بادشاہت وآمریت کو مٹا کر اسلامی جمہوری نظام رائج ہوچکا ہے؟ کیا ہماری عدلیہ آزاد ہے؟ کیا ملک میں انصاف کا حصول سہل اور مفت ہے؟ کیا سودی نظام کا خاتمہ کردیا گیا ہے؟ کیا معیشت کو سب کیلئے سودمند بنادیا گیا ہے؟ کیا ہر شخص کا معاوضہ اس کی محنت کے مطابق

کی کوشش نہیں کرتے بلکہ ان سے سمجھوتہ کئے ہوئے ہیں۔

حقیقی آزادی کیا ہے؟

غیروں کے افکار ونظریات سے آزادی، غیروں کے نظام حکومت سے آزادی کے ساتھ انکے نظام حیات سے آزادی، انکی وضع قطع اور عادات ورسومات سے آزادی حتیٰ کہ اپنی خواہشات اور وساس نفس وشیطان سے آزادی، یہی حقیقت میں آزادی کا صحیح مفہوم ہے۔

جب تک افراد انفرادی سطح پر اپنی خواہشات نفس اور خود غرضی (Selfishness) کے ان چھوٹے چھوٹے بتوں کو دوسروں کے فائدے اور ملکی مفاد کے لئے پاش پاش نہیں کریں گے اس وقت تک وہ آزادی کے اس مفہوم سے کبھی بھی بہرہ ور نہیں ہوسکتے، جسکی قرآن حکیم دعوت دیتا ہے۔ قرآن عظیم نے صاف صاف الفاظ میں یہ بتا دیا ہے کہ وہ شخص جس نے اپنی ھوا (خواہش نفس) کو اپنا الہ (معبود) بنالیا وہ آزاد نہیں بلکہ غلام ہے۔ بمطابق آیت " افرایت من اتخذالھہ ھواہ " چنانچہ ثابت ہوا کہ اصل آزادی یہ ہے کہ انسان انفرادی سطح پر اپنی خواہشات نفس کی غلامی کا طوق اتارکر رب کائنات کی اطاعت میں آزادی حاصل کرے اور اسلام میں پورے داخل ہونے کیلئے اور پکا سچا مسلمان بننے کیلئے رحمت دوعالم حضرت محمدؐ کی سیرت طیبہ کو اپنا آئیڈیل بنائے کیونکہ

مصطفیٰ برساں خویش راکہ دین ہمہ اوست　　اگر باونہ رسیدی بو لبی است

اور اجتماعی سطح پر اس عہد سے وفاکریں جو ہم نے تحریک آزادی کے وقت کیا تھا کہ پاکستان کا مطلب کیا؟ " لاالہ الا اللہ " یعنی جب پاکستان بن گیا تو اس میں کسی اور کا نظام نہیں چلے گا بلکہ اللہ کا نظام یعنی دین اسلام کا نفاذ ہوگا۔

چنانچہ ضرورت اس امر کی ہے کہ اس وقت تمام بنی نوع انسان کو باطل نظاموں اور ازمز کی غلامی سے اسلام کی آزادی کی طرف رہنمائی کی جائے اور حضرت سعدؓ کے ان تاریخی الفاظ کا مصداق بناجائے کہ: " انا قدارسلنا لنخرج الناس من الظلمات الجھالۃ الی نور الاسلام ومن جورالملوک الی عدل الاسلام " یعنی بلاشبہ ہم بھیجے گئے ہیں تاکہ لوگوں کو جہالت کے اندھیروں سے ایمان کی روشنی کی طرف اور بادشاہوں کے ظلم وستم سے عدل اسلام کی طرف نکالیں۔

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠✠

جناب مولانا ذاکر حسن نعمانی صاحب
فاضل جامعہ حقانیہ اکوڑہ خٹک

اکیسویں صدی کی آمد اور پاکستان

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات پیدا فرمایا اور اس میں اپنی قدرتوں اور صفات کا ظہور فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی صفات کا ظہور جتنا انسان میں فرمایا ہے اتنا کسی اور مخلوق میں نہیں فرمایا۔ گویا انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کا مظہر اتم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس انسان کو قوت عاقلہ، عقل دراک اور قوت تدبر کے ساتھ دیگر تمام مخلوقات سے ممتاز فرمایا۔ یہی وجہ ہے کہ حیوانات کے رہن سہن کے طریقے آج تک نہیں بدلے۔ سانپ، بچھو، چیونٹی اور کیڑے وغیرہ آج تک بلوں میں رہ رہے ہیں۔ درندے اپنے ابتدائی دور سے لیکر اسی ترقی یافتہ دور میں بھی غاروں اور جنگلوں میں بسیرا کیے ہوئے ہیں۔ عام پرندے آج تک ایک ہی قسم کے گھونسلوں میں زندگی بسر کررہے ہیں۔ اس لیے کہ مذکورہ حیوانات میں عقل اور تدبر کی قوت نہیں۔ لیکن انسان کے حالات ابتدائے آفرینش سے تغیرپذیر اور روبہ ترقی ہے۔ ماکولات، مشروبات، مشمومات، ملبوسات اور مساکن میں کتنی تبدیلیاں واقع ہوئی ہیں۔ ایک منزلہ عمارت سے لیکر سومنزلہ عمارت بنالی۔ زمین کے پیدل سفر سے ہوائی سفر شروع کردیئے، ایک دور آئے گا کہ زمین کی سیروسیاحت کی جگہ چاند اور مریخ کی سیر وتفریح شروع ہوجائے گی۔ سائنسی آلات نے اتنی ترقی کی کہ ماں کے پیٹ کے اندر موجود بچے کے بارے میں مخفی احوال کے بارے میں بتانا اب مشکل نہیں آلات کے ذریعے سے ماں کے پیٹ میں موجود بچے کے بارے میں یہ بھی بتاتے ہیں کہ اس کو فلاں بیماری لگی ہوئی ہے۔ جاپان میں تو بادوباراں کے بارے میں بالکل صحیح معلومات فراہم کی جاتی ہے، کہ فلاں وقت پر بارش ہوگی، اور فلاں وقت میں رک جائیگی۔ یہ سب عقل وسائنس کے کرشمے ہیں۔ اسلام نے دنیاوی زندگی اور دنیاوی ترقی میں ہماری عقلوں کو آزاد چھوڑ دیا ہے۔ بشرطیکہ قرآن وحدیث کی مخالفت لازم نہ آتی ہو۔ حضور اکرمؐ نے ایک موقع پر صحابہ کرامؓ کو کھجوروں کی پیوندکاری سے منع فرمایا تو کھجوریں کم پیدا ہوئیں۔ پھر آپؐ نے فرمایا "انتم اعلم باموردنیاکم" یعنی تم دنیاوی امور بہتر جانتے ہو۔ اسی ارشاد سے بالکل واضح ہے کہ شریعت نے دنیاوی ترقی پر پابندی نہیں لگائی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ہماری روحانی راہنمائی اور دینداری کیلئے قرآن وحدیث جیسے مقدس علوم دیئے۔ ان کے بغیر آخرت کا سفر جاری رکھنا محال ہے۔ اور دنیاوی سفر کیلئے عقل جیسی نعمت سے نوازا تاکہ دنیاوی زندگی کا سفر جاری رہ سکے۔ اسلامیات کے موضوع پر تمام کتابیں قرآن وحدیث کی تشریح ہیں۔ اسی طرح فزکس، کمیسٹری